عالم اسلام کی قدیم ترین درسگاہ

جامعہ ازہر مصر

مصر اسلامی اور دینی تعلیم کی ترویج و اشاعت اور ترقی کیلئے ہمیشہ سے اسلامی ممالک میں سرفہرست رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مصر میں مختلف تعلیمی اور دینی ادارے مصروف عمل ہیں' جن میں سے جامعہ الازہر سرفہرست ہے جس کی خدمات دنیا بھر میں معروف و مشہور ہیں۔

الازہر یونیورسٹی کا شمار دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت ۱۲۰۰ طلبا دنیا بھر سے آکر اس یونیورسٹی سے تعلیم پا رہے ہیں' جن کے تمام تعلیمی اخراجات و لوازمات بشمول اقامت' خوراک و پوشاک اور کتب وغیرہ مصری حکومت کے ذمہ ہیں۔ اس کے علاوہ الازہر یونیورسٹی کے چیدہ چیدہ علما اور اساتذہ دنیا میں اسلام' قرآن و حدیث اور عربی زبان کی تعلیمات مختلف مسلم ممالک' یورپ اور امریکہ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت ۶۵ سے زیادہ مصری اساتذہ پاکستان میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد اور دیگر تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں' جن کے اخراجات مصری حکومت خود برداشت کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں لوگ الازہر یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ علما فخر سے خود کو الازہری کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کئی روسا' اسلامی ممالک کے سربراہ بھی ہیں۔ مصر کی اسلامی تعلیمات کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ صدر حسنی مبارک ہر سال دو مقدس موقعوں پر یعنی عید میلاد النبی اور رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی مناسبت سے کانفرنس منعقد کرتے ہیں جن میں دنیا بھر سے نمایاں اسلامی خدمات رکھنے والے علما کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے اور ان کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے صدر حسنی مبارک خود ایوارڈ عطا کرتے ہیں۔ پاکستان سے بھی ہر سال ان کانفرنسوں میں شرکت کے لیے ایک وفد بلایا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں مصری سفارت خانہ اسلام آباد کے پریس آفس نے اس مبارک مہینے کے تناظر میں ایک کتابچہ شعائر الاسلام کے عنوان سے جاری کیا ہے جن میں مصر کے چیدہ چیدہ علما کے مقالات' جو اسلامی موضوعات پر مبنی ہیں' شائع کیے گئے ہیں' تاکہ پاکستانی بھائی اس مبارک مہینہ میں ان دینی مقالات سے استفادہ کر سکیں۔ یہ اسلامی آب پارے ان موضوعات پر مبنی ہیں: رمضان کے روزے کی فضیلت' جو ہر توحید و اطمینان' توحید مصدر علم' ارکان اسلام (محمد صلعم پیغمبر خدا)' قرآن اور سائنس' اسلامی عمل کا مقصد' حکمت کی جڑیں (پیغمبر خدا کی حدیث)' کام کی عظمت' اسلام کی ازدواجی زندگی' عمرؓ ابن خطاب (حالات زندگی) وغیرہ۔

حق تو یہ ہے کہ الازہر شریف کی دینی خدمات کو دنیا بھر کے مسلمانوں میں نہ صرف جانا اور پہچانا جاتا ہے' بلکہ ایک اعلیٰ مقام دیا جاتا ہے۔

> طالب حق وہ نہیں جو متقدمین کی کتابوں کا محض قاری ہو اور ان پر حسن ظن میں اپنے طبعی رجحانات کے ساتھ بہ جائے' بلکہ طالب حق وہ ہے جو ان کے بارے میں اپنے ظن پر بھی شک کرے' ان کی کتابوں سے جو کچھ سمجھے اسے تامل کے بعد قبول کرے' دلیل و برہان کی پیروی کرے' محض قول قائل پر نہ چلے جو خود ایک انسان ہے اور انسان کی سرشت کی خصوصیت ہے کہ اس میں طرح طرح کے نقص و خلل شامل ہیں۔ اگر کتب علوم کے کسی قاری کا مقصد حقائق کی پہچان ہو تو اس کو لازم ہے کہ جو کچھ پڑھے اس پر مخالفانہ نظر ڈالے اور اس کے متن و حواشی کے بارے میں ذاتی طور پر ذہن دوڑائے اور ہر ہر پہلو سے اس پر کڑی تنقید کرے اور اس تنقید کے عمل میں خود اپنی ذات کو بھی شک و شبہ سے بالاتر نہ سمجھے' چنانچہ مخالفت یا موافقت میں توازن کو بگڑنے نہ دے۔ اگر وہ اس روش کو اختیار کر سکے تو حقائق اس پر منکشف ہو سکیں گے اور متقدمین کے ہاں جو امکانی کوتاہی یا اشتباہ رہ گیا ہو گا' اسے نظر آ جائے گا۔
>
> (ابن الہیثم : فی الشکوک علی بطلیموس)